بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر (انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 22 شمارہ نمبر 07۔ ماہ وفا 1396 ہجری شمسی بمطابق جولائی 2017ء

قرآن کریم

وَمَآ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ حُنَفَآءَ وَ یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ (البینۃ :6)

ترجمہ: اور وہ کوئی حکم نہیں دیئے گئے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے ہمشہ اس کیطرف جھکتے ہوئے، اور نماز کو قائم کریں اور زکوۃ دیں۔ اور یہی قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات کا دین ہے۔

(ترجمہ از۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللّٰہ تعالٰی)

حدیثِ مبارکہ

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت سے عرض کیا کہ:۔

”اَخۡبِرۡنِیۡ بِعَمَلٍ یُّدۡخِلُنِی الۡجَنَّۃَ،قَالَ: تَعۡبُدُاللّٰہَ لَا تُشۡرِکُ بِہٖ شَیۡئًا وَ تُقِیۡمُ الصَّلٰوۃَ وَ تُؤۡتِی الزَّکٰوۃَ، وَ تَصِلُ الرَّحِمَ“

مجھے کوئی ایسا گُر بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو۔ زکوۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخلہ بہ الجنۃ)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”غرض کہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارا تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈال کر دیکھے کہ خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے؟ اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔ اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ (سورۃ الفرقان:78) کہ اگر اس کیطرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کارآمد ثابت کرے گا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا نہ گاڑی میں جتے گا، نہ زراعت کرے گا، نہ کنویں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آوے گا۔ ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالے کر دے گا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا تو خدا اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہئے تا کہ مالک بھی خبر گیری کرتا رہے۔ لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آ سکتا ہے۔۔۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کیساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجالاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوع تام اس کیطرف ہونا ضروری ہے“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 221، 222۔ ایڈیشن 2003 انڈیا)

مشعلِ راہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”یاد رکھو یہی مسلمان کی شان ہے اور یہی ایک احمدی کی بھی شان اور پہچان ہونی چاہئے اور ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہو۔ اور یہی عبادتیں ہیں جو اسے عاجزی میں بھی بڑھائیں گی اور یہی عاجزی ہے جو پھر اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا موقع بھی مہیا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب میں جگہ دے گا اور اسے انعام بھی ملیں گے۔ پس عقل کرو۔ یہ بھی یاد رکھو کہ یہ انعام عاجز ہو کر عبادت کرنے والے کو ہی ملتے ہیں۔ اور پھر یہ کہ عبادتیں کرنے والے عبادتوں میں تھکتے بھی نہیں، بے صبرے بھی نہیں ہو جاتے۔ یہ سوال بھی نہیں اٹھاتے کہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھنی مشکل ہیں۔ بلکہ اپنی پیدائش کے مقصد کو پہچانتے ہوئے خدا تعالیٰ کے سامنے جھکے رہتے ہیں۔ جیسے کے فرماتا ہے وَلَہٗ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ۔ وَمَنۡ عِنۡدَہٗ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِہٖ وَلَا یَسۡتَحۡسِرُوۡنَ (الانبیاء:20) اور اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو اس کے حضور رہتے ہیں اسکی عبادت کرنے میں استکبار سے کام نہیں لیتے اور نہ کبھی تھکتے ہیں۔ تو جب آسمانوں اور زمین میں ہر چیز اسی کی ہے تو پھر اس سے زیادہ کون اہم ہے جس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ جس نے نوازنے کے لئے بندے کو عبادت کا حکم دیا ہے، بندے کے اپنے فائدے کے لئے عبادت کا حکم دیا ہے فرماتا ہے کہ اگر تم پھر بھی نہیں مانتے، انکار پر مصر ہو، اس پہ اصرار کئے جا رہے ہو تو پھر خدا کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ اسے کوئی شوق نہیں ہے کہ تمہارے جیسے نافرمان اپنے اردگرد اکٹھا کرے جیسا کہ فرماتا ہے قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ (سورۃ الفرقان:78)۔ تو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ پس تم اسے جھٹلا چکے ہو، ضرور اس کا وبال تم سے چمٹ جانے والا ہے“

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 873 تا 875)

تبلیغی سرگرمیاں۔ جماعت احمدیہ جرمنی

(تحریر و ترتیب۔ مکرم صفوان احمد ملک صاحب و مکرم حسن قمر صاحب ۔ معاون شعبہ تبلیغ)

ماہ مئی میں ہونے والے کام

☆ مکرم بشارت احمد صاحب صدر جماعت Ebingen تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ مئی میں ہماری جماعت کو تبلیغ پروجیکٹ 2023 کی مناسبت سے 500 سے زائد فلائر شہر بھر میں تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔

دوران ماہ مقامی سکول کی نویں اور دسویں جماعتوں کے طلبہ واساتذہ کیساتھ ایک تبلیغی نشست منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں محترم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیئے۔طلبہ واساتذہ نے دلچسپی سے ہمارا لٹریچر بھی وصول کیا۔یہ نشست بہت کامیاب رہی۔الحمدللہ۔اس سے ہمارے روابط مزید بہتر ہوئے۔

☆ مکرم لقمان احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ Vechta لکھتے ہیں کہ محض اللہ کے فضل وکرم سے دوران ماہ میں جماعت کو درج ذیل مساعی کی توفیق ملی۔

1. دوالبانین مہمان مسجد بیت القدیر میں تشریف لائے جو کہ فیشٹا یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں انہیں احمدیت کے متعلق معلومات دی گئیں اوران کے سوالوں کے جوابات دیے۔جس سے کافی مطمئن ہوئے۔ان کو قرآن مجید مع البانین ترجمہ کا تحفہ پیش کیا گیا۔جس سے وہ بہت خوش ہوئے۔
2. تبلیغ پروجیکٹ 2023 کی مناسبت سے 5 افراد پر مشتمل ایک ٹیم نے مشرقی جرمنی کے ڈسٹرکٹ Goslar میں جا کر تقریبا 1000 سے زائد فلائر تقسیم کیے۔
3. دوران ماہ ایک سکول کی بارہویں جماعت کے طلبہ واساتذہ نے بھی مسجد بیت القدیر کا وزٹ کیا۔جن کی کل تعداد 27 تھی۔ محترم سید سلمان شاہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے اوران کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات سے روشناس کروایا۔اس موقعہ پر ایک بچی نے کہا کہ آج اسلام کی تعلیم سے اسقدر متاثر ہوئی ہوں کہ میرا دل کرتا ہے کہ میں اسلام قبول کرلوں۔

☆ مکرم صدر صاحب جماعت Weingarten تحریر کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ مئی میں جماعت کو 2 مرتبہ پروجیکٹ 2023 کے تحت ڈسٹرکٹ Ravensburg کے علاقوں میں 2200 سے زائد فلائر تقسیم کرنے کی اور ڈسٹرکٹ (Friedrichhafen) Bodensee کے علاقوں میں 2500 سے زائد فلائر تقسیم توفیق ملی۔اس پروگرام میں دس داعیان الی اللہ نے شرکت کی۔الحمدللہ۔

☆ مکرم حبیب عمر صاحب سیکرٹری تبلیغ Hamburg لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے دوران ماہ ہماری لوکل امارت کو تبلیغی امور کی انجام دہی کی توفیق نصیب ہوئی جن میں چند ایک اختصار سے پیش خدمت ہیں۔

1. ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا گیا جس کا موضوع Stopp den Terror تھا۔جس میں اسلام کی بنیادی تعلیمات امن وسلامتی کے متعلق مہمانوں کے سامنے اجاگر کی گئیں۔محترم شعیب عمر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بہت ہی احسن رنگ میں مہمانوں کے سوالوں کے جوابات بھی دیئے۔اور جماعت احمدیہ کی امن کوششوں پر روشنی ڈالی۔اس پروگرام میں 57 جرمن مہمانوں نے شمولیت کی۔
2. اسی طرح یونیورسٹی ھمبرگ کے شعبہ اسلامک Studies کے 20 طلبہ اپنے پروفیسر کے ہمراہ مسجد فضل عمر تشریف لائے۔ان کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کروایا گیا۔ محترم طارق احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے کتاب محمد ﷺ کے بارے میں بتایا۔ جس کے بعد تمام احباب نے اس کتاب کو مطالعہ کے لئے حاصل کیا اور دیگر لٹریچر بھی وصول کیا۔

☆ مکرم محمد زاہد صاحب صدر جماعت Soest تحریر کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ مئی میں بھی جماعت کو تبلیغ پروجیکٹ 2023 کی مناسبت سے ڈسٹرکٹ کے علاقوں میں 1285 فلائر تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔

☆ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ Hof لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ مئی میں تبلیغ پروجیکٹ 2023 کی مناسبت سے 12 افراد پر مشتمل ایک ٹیم نے شہر Hof اور Wunsiedel کے تقریبا تمام نواحی علاقوں میں 7000 سے زائد فلائر تقسیم کئے۔ الحمدللہ علی ذلک۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ مئی میں جماعت Gießen کو ایک بیعت کروانے کی توفیق ملی۔الحمدللہ علی ذلک۔ محترم سفیر الرحمان ناصر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ بیعت کنندہ کے قبول احمدیت کا واقعہ تحریر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم سیدان مراد صاحب یونان سے تعلق رکھتے ہیں اوران کی عمر 48 سال ہے۔انہیں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے Marburg کی مسجد کے سنگ بنیاد کے بابرکت موقع پر حضور انور کا خطاب سننے کی توفیق ملی جس سے مراد صاحب بہت ہی متاثر ہوئے۔اور پروگرام کے آخر میں انہیں پیارے حضور سے شرف مصافحہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔جس چیز نے ان کے دل کو جماعت احمدیہ کی طرف اور بھی زیادہ مائل کیا خود بتاتے ہیں کہ جب حضور کو سٹیج پر بیٹھے دیکھا تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ اتنے سارے لوگ ہیں اس لئے مصافحہ کرنا تو ناممکن ہے۔ بتاتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان میں کھڑا تھا ایک دم میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے کوئی ہجوم نہ رہا اور سامنے پیارے حضور دکھائی دیے۔سو مجھے قدم آگے بڑھا کر پیارے حضور سے شرف مصافحہ کی توفیق ملی۔مراد صاحب بتاتے ہیں کہ میں نے دل میں سوچا کہ میں کتنا ہی خوش قسمت ہوں کہ وہ وجود جس کو دنیا دیکھنے کیلئے ترستی ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن چنیدہ لوگوں میں شامل کر کے اس بابرکت وجود سے مصافحہ کروادیا۔ان کے دل پر اس بات نے اتنا گہرا اثر کیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی حمد وشکر کرتے ہوئے روتے رہے۔اور اتنے جذباتی ہوگئے تھے کہ ان کیلئے کچھ لمحوں کے لئے ممکن ہی نہ تھا کہ کوئی الفاظ اپنے منہ سے نکال سکیں۔ مراد صاحب بتاتے ہیں کہ اس مبارک دن نے میری زندگی بدل دی۔میں نے اپنی زندگی میں بہت سی مشکلات اور تکالیف کا سامنا کیا ہے مگر اب ایسا لگتا ہے کہ جسم اور روح بھی اطمینان پاگئے ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے ایک اور بہت ہی حیرت انگیز بات بیان کی اور ساتھ یہ بھی کہا کہ اس بات سے ان کے دل کو مزید سکون اور یقین ہوا کہ یہ جماعت اوران کے سربراہ سچے ہیں۔وہ بات کچھ اس طرح سے ہے کہ جب میں اس روز اس بابرکت تقریب کے بعد واپس گھر گیا تو میں نے اپنی ہونے والی بیوی سے جس کا تعلق یونان سے ہے اور یونان میں رہتی ہے سکائیپ پر ویڈیو کال کے ذریعہ بات کی اوراس کو اپنا مکمل قصہ تقریب اور خلیفہ وقت سے شرف ملاقات کے حوالے سے سنایا۔وہ بتاتے ہیں کہ میری ہونے والی بیوی غیر احمدی ہیں اور جماعت سے کسی قسم کا بھی تعلق نہیں مگر جب میں نے اس کو یہ بات بتائی تو اس پر بھی اس بات کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ وہ رو پڑی اور مجھے کہنے لگی کہ تم تو بہت خوش قسمت ہو کہ تمہیں اللہ تعالیٰ ایسی بابرکت تقریب میں لیکر گیا اور اتنے سارے لوگوں میں سے ایسے وجود سے ملنے کا شرف حاصل کر آئے۔وہ بتاتے ہیں کہ میری منگیتر کے اس ردعمل اوراس کی آنکھوں میں آنسو آجانے اوراس کے تبصرے نے حالانکہ اس نے خلیفہ وقت کو اپنی زندگی میں کبھی دیکھا بھی نہیں میرے ایمان کو مزید پختہ کردیا اور میں نے بیعت کرنے کا حتمی فیصلہ کرلیا۔ الحمدللہ۔کہتے ہیں نہ صرف یہ بلکہ مجھے دوسری طرف سے اس بات کی بھی تسلی ہوگئی کہ جس خاتون کو میں اپنی بیوی بنانے جارہا ہوں حالانکہ میں اس سے آج تک کبھی نہیں ملا وہ بھی صالح خاتون ہے کیونکہ ان باتوں نے اس کے دل پر بھی اتنا ہی گہرا اثر چھوڑا ہے۔ایک لمبی گفتگو کے بعد مراد صاحب نے خاکسار سے اس بات کا ذکر کیا کہ میں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہونا چاہتا ہوں جو اسلام کی ان پیاری تعلیمات اور حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے بتائے ہوئے علوم کو دیوانہ وار پھیلاتے ہیں میں بھی اس طرح یہ فریضہ سرانجام دینا چاہتا ہوں اور دنیا کے ہر شخص تک ان تعلیمات کو پھیلانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق دے۔آمین۔اس کے بعد بیت السبوح آکر انہوں نے بیعت فارم فل پر کیا۔اور پھر امیر صاحب جماعت جرمنی سے بھی قریباً پندرہ منٹ کی ملاقات کا موقع ملا۔جاتے ہوئے مراد صاحب اپنی ضعیف العمر والدہ کے لئے بھی ایک بیعت فارم ساتھ لے کر گئے۔اللہ تعالیٰ انہیں بھی احمدیت، حقیقی اسلام میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

اسلام وقرآن کے بارے نمائش

جماعت Nirdernhausen

مکرم ڈاکٹر سمیع شاد صاحب سیکریٹری تبلیغ وناظم نمائش تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت Niedernhausen کو تیسری اسلام وقرآن کے بارے نمائش لگانے کا موقع ملا-اس سے پہلے قریبی شہر Idstein میں 2 بار اوراب پہلی بار شہر Niedernhausen میں قرآن پاک کے بارے نمائش لگائی گئی۔

تشہیر وپلاننگ تقریباً دو ماہ قبل اس نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے وسیع پیمانے پر منصوبہ بندی سے کام کا آغاز کیا گیا اور ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔5000 سے زائد دعوت نامے انفرادی اور اجتماعی طور پر تقسیم کیے گئے-ای میل کے ذریعہ بھی دعوت نامہ بھجوائے گئے دونوں شہروں میں جگہ جگہ پر بڑے بڑے پوسٹرز لگائے گئے جو تقریباً سترہ روز تک لگے رہے۔ پھر Wiesbaden Tagasblat ایک مقامی اخبار نے محترم انصر بلال چٹھہ صاحب مبلغ سلسلہ سے تفصیلی انٹرویو لیا جسے انہوں نے اپنی اخبار میں شائع کیا اس میں نمائش کا مقصد، اور جماعت Nirdernhausen کا تعارف بھی شامل تھا-اس اخبار کو ایک محتاط اندازے کے مطابق 30000 افراد نے پڑھا۔

افتتاحی تقریب شہر کے میئر صاحب نے 5 مئی کو صبح 11 بجے اس نمائش کا افتتاح کیا-اس موقع پر مربی سلسلہ محترم سیّد حسن طاہر بخاری صاحب، محترم انصر بلال چٹھہ صاحب، محترم اویس بلال صاحب مربیان سلسلہ، مکرم ریجنل امیر صاحب، مکرم صدر صاحب جماعت، پریس، میڈیا اور MTA کے نمائندے بھی شامل تھے اوراس نمائش کو فلمی شکل میں محفوظ کیا۔

بعد ازاں اس نمائش کی خبر کو ایک مقامی اخبار Niedernhausen Anzeige نے تفصیل سے شائع کیا جس کی اشاعت تقریباً 40000 کے قریب ہے۔دونوں اخبارات کی اشاعت کو ملا کر دیکھا جائے تو تقریباً 90000 کے قریب افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا ہے۔الحمدللہ علی ذالک

یہ نمائش تین روز صبح 9 بجے سے شام 7 بجے تک جاری رہی-جس کو کل 167 افراد نے وزٹ کیا۔

اس نمائش کو سیاسی وسماجی شخصیات، اساتذہ، طلبہ، ہر طبقہ کے افراد نے بہت پسند کیا اور کہا کہ آج ہمیں صحیح اسلام کا پتہ چلا ہے

کتب ولٹریچر اور تحائف کی تقسیم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک پر کتاب (محمد ﷺ) Weltkrise Die، اور مختلف موضوعات پر مبنی لٹریچر اپنی اپنی دلچسپی کے لحاظ سے مہمان ساتھ لے کر گئے اور جماعت کا تعارف حاصل کیا-اس نمائش پر آنے والے مہمانوں کو شعبہ تبلیغ کی طرف سے گفٹ پیک بھی پیش کیے گئے۔

ملٹی میڈیا نمائش کی تصاویر بھی Facebook اور Twitter پر مرکز نے اپ لوڈ کیں اور کثیر تعداد نے جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل کیا۔

مہمانوں کے تاثرات میئر صاحب اور آنے والے دیگر معزز مہمانوں نے گیسٹ بک میں اپنی یادداشتیں نوٹ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔جن میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں۔

کچھ مہمانوں نے کہا کہ یہاں آنے سے پہلے انہیں بہت خوف تھا۔لیکن جاتے ہوئے دل کو تسلی ہوئی ہے۔ایک جرمن نے کہا کہ میں شہر کی انتظامیہ سے بات کروں گا کہ یہ ہال جماعت احمدیہ کو مفت دیا جائے کیونکہ جماعت احمدیہ فلاحی کاموں میں ہماری مدد کرتی ہے۔ایک جرمن مہمان نے کہا کہ میں جو اسلام کی غلط تصویر لے کر آیا تھا وہ اب دُور ہوگئی ہے اور مجھے اور میری اہلیہ کو آپ سے ملنے کے بعد اور اسلام کی حقیقی تعلیمات جاننے کے بعد اب کوئی خوف دل میں نہیں رہا۔

تاریخ احمدیت جرمنی سے ایک ورق

قسط چہارم

برلن میں پہلی احمدیہ مسجد کا تعمیراتی منصوبہ

مسجد کی تعمیر میں شدید معاشی بحران کے باعث روک

نوٹ: جماعت جرمنی میں قائم تدوین تاریخ احمدیت کمیٹی تاریخ مرتب کر رہی ہے۔اس سلسلہ میں ایک اَور ورق قارئین کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ پیش ہے کہ اگر کسی دوست کے علم میں اس بارہ میں مزید معلومات ہوں یا کوئی امر تصحیح طلب ہو تو کمیٹی کو مطلع فرمائیں، قارئین کی آراء ہمارے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہوں گی۔اس مضمون کے لئے مواد مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب نے مہیا کیا جسے مرتب کرنے میں مکرم منیر احمد منور صاحب اور مکرم محمد انیس دیالگڑھی صاحب نے خاکسار کی مدد کی۔(صدر تاریخ کمیٹی)

گزشتہ قسط[1] میں برلن میں مسجد احمدیہ کی تقریب سنگِ بنیاد کی تفصیل پیش کی گئی تھی۔اس قسط میں مسجد کے تعمیراتی منصوبہ کی تفصیل ہدیہ قارئین ہے۔یہ تعمیراتی منصوبہ اگرچہ سنگین معاشی حالات کی وجہ سے شرمندۂ تعمیر نہ ہو سکا تاہم اس کے تفصیلی مطالعہ سے اس امر کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دل میں جرمنی میں تبلیغ اسلام کے لئے کس قدر جوش اور ولولہ تھا اور حضورؓ کو اس ملک و قوم سے کس قدر توقعات تھیں۔

1923ء میں جبکہ جماعت کے مالی حالات و وسائل بے حد محدود تھے، جرمنی جیسے عظیم ملک کے دارالحکومت برلن میں ایک عظیم الشان مسجد اور اس کے ساتھ ایک وسیع وعریض کثیر المقاصد عمارت (COMPLEX) تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔یہ تفصیل ہمیں قادیان سے حضرت شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی صاحبؓ کی ادارت میں شائع ہونے والے رسالہ ''تادیب النساء'' کے اپریل 1923ء کے شمارہ سے ملی ہے۔رسالہ مذکورہ نے مسجد خدیجہ برلن کا نہ صرف مجوزہ نقشہ چھاپا بلکہ مسجد کے تعمیراتی منصوبہ کی مکمل تفصیل بھی لکھی ہیں۔مسجد کے اصل نقشے برلن شہر کے ایک علاقے CHARLOTTENBURG کے BAUARCHIV میں موجود ہیں جن کی ایک نقل حال ہی میں حاصل کی گئی ہے اور دفتر تاریخ احمدیت جرمنی میں محفوظ ہے۔قارئین کے لئے یہ تاریخی دستاویز اس لئے بھی دلچسپی کا باعث ہوگی کہ ان تفصیلات کی محکمہ تعمیرات سے ملنے والے مسجد کے نقشوں سے پوری طرح مطابقت ہے۔

رسالہ تادیب النساء نے ''برلن مسجد کا نقشہ'' کے زیر عنوان یہ تفصیل یوں سپرد قلم و تاریخ کی جسے نقل بمطابق اصل درج ذیل کیا جاتا ہے:

''برلن مسجد کا نقشہ دیا گیا ہے۔اگرچہ میری خواہش تو یہی تھی کہ اس مسجد کا فوٹو شائع کیا جاتا مگر اسباب کی قلّت نے اس خواہش کو پورا نہ ہونے دیا۔تاہم میں اس فکر میں ہوں کہ ایک عمدہ فوٹو اس مسجد کا دیا جاوے یہ مسجد اس نقشہ کے مطابق تیار ہوگی۔اس نقشہ کے متعلق مختصر تشریح لکھی جاتی ہے۔جس سے معلوم ہو جائے گا کہ مسجد کہاں بنے گی۔اور اس مسجد کی عمارت کی کیا کیفیت ہے۔

مسجد کا محل وقوع

زمین جہاں مسجد بننے والی ہے وہ برلن کے مغربی حصّہ کے اعلیٰ درجہ کے رقبہ میں واقع ہے اور اس کا تعلق براہ راست برلن کی مرکزی ریلوے سے ہے اور ٹرام گاڑیوں کے مرکز سے بھی براہ راست تعلق ہے اور یہ برلن کے اس حصّہ میں ہے جہاں مسلمان رہتے ہیں۔

زمین تین طرف سے کھلی ہے۔شمال مشرق کی طرف ریلوے کا مرکز ہے۔اس لئے مسجد تین طرف سے دیکھی جا سکتی ہے۔عمارت کے نقطۂ خیال سے ایسی جگہ واقع ہے جہاں سے اثر ڈال سکتی ہے۔زمین 4 گز نیچی ہے اور مسجد کے لحاظ سے یہ اعلیٰ درجہ کی بات ہے کیونکہ سیڑھیاں چھوٹی بنانی پڑیں گی اور مسجد کے لئے ضروری کمرے نیچے تعمیر کئے جائیں گے۔

داخلہ اور وضو کی سہولتیں

مسجد زمین کے وسط میں ہوگی اور اردگرد باغ ہوگا۔بڑا دروازہ گلی کی طرف ہوگا۔لوگ کھلے دروازے سے داخل ہوں گے اور پہلوؤں پر جوتیاں رکھنے کی جگہ ہوگی۔

آدمی بڑی آسانی سے وضو خانہ میں جا سکے گا جو ہال کے ساتھ بنا ہوا ہے اور گنبد کے نیچے سے چشمہ پھوٹتا ہوگا۔بیت الخلا، وضو خانہ کے پاس ہی ہوگا۔اور وضو خانہ سے آسانی سے مسجد میں جا سکیں گے۔

مسجد کے محراب

مسجد میں ایک بڑا اور دو چھوٹے محراب ہوں گے اور وہ ٹھیک قبلہ رخ ہوں گے۔روشنی گنبد میں سے آئے گی۔اور اس کے پیچھے پردے اسی طرز پر لگائے جائیں گے کہ تیز روشنی کو روکا جا سکے۔

عورتوں کی نماز کے لئے انتظام

عورتوں کے لئے نماز پڑھنے کے واسطے الگ انتظام ہوگا۔یعنی الگ کمرہ بنوایا جائے گا۔اور وضو خانہ بھی الگ ہی ہوگا۔مگر نماز کا کمرہ ایسی جگہ ہوگا کہ امام کی آواز آسانی سے آ سکے گی۔

مسجد میں کتنے نمازی آئیں گے اور دوسرے مکانات

مسجد میں 600 آدمی آئیں گے۔اور اس مسجد کے ہال کے نیچے رہنے کے مکان ہوں گے۔جن میں خصوصاً اُس آدمی کے لئے جو مسجد کا نگران ہوگا اور امام کے لئے تین کمرے ہوں گے اور اس سے پرے ہٹ کر 13 کمرے ہوں گے۔جن میں طالب علم بھی رہ سکیں گے اور کمرے میں غسل خانہ اور پائخانہ بھی ہوگا۔علاوہ بریں ایک لائبریری کا کمرہ اور ایک ریڈنگ روم ہوگا۔اور دو آفس کے کمرے ہوں گے۔اور نیچے کھانے کا کمرہ بھی ہوگا اور کلب بھی۔

باورچی خانہ ایسا ہوگا جو اسلامی طریق پر بنایا جاوے گا اور مسلمانوں کے آداب اور دارالطعام ایک اعلیٰ درجہ کے ہوٹل کے طرز ہوگا تاکہ کرایہ پر بھی دیا جا سکے۔

دیگر امور

مسجد کے بنانے میں یہ بھی لحاظ رکھا جائے گا کہ عیسائی اور مسلمان جمع ہو سکیں۔مسجد چھوٹی نہیں بننی چاہئے اور ایسی ہو کہ لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر پڑتا ہو۔

یہ نقشہ اس طرز کا بنایا گیا ہے کہ جب چاہیں بڑھ سکے۔تین طرف بڑھاؤ رکھا ہے۔مسجد کے ہال کو پہلوؤں کی طرف بڑھایا جا سکتا ہے۔اس کے بڑھانے پر خرچ بہت کم ہوگا۔

(نوٹ) مسجد کے انجینئر نے مشورہ دیا ہے کہ عمارت مؤثر ہونی چاہئے۔اور اس کی تعمیر میں ان امور کو مد نظر رکھا جاوے کہ وہ برلن میں خاص منظر ہو۔مسجد کی زمین اور وسعت کے لیے اس کا خیال رکھنے پر مجبور تھا کہ مقامی آب و ہوا کا خیال رکھتے ہوئے تھوڑے سے تھوڑے خرچ پر بہتر نقشہ بن سکے۔سردی کی وجہ سے پتھر کا گنبد زیادہ دیر تک نہیں ٹھہرے گا اس لئے گنبد لکڑی کے ہوں گے۔اس لیے خرچ کا لحاظ رکھ کر گویا کل کام بخل سے لینا پڑے گا۔

عرش و فرش

فرش پتھر کا ہوگا اور اندر کی طرف چھت کا روغن عمدہ ہوگا۔اور اس کے بنانے میں روشنی کا خاص خیال رکھا جاوے گا۔اور بھی تفصیلات انجینئر صاحب نے دی ہیں مگر یہاں ان کے بیان کی ضرورت نہیں۔اخراجات کا تخمینہ وہی پچاس ہزار کے قریب ہے۔خدا کا شکر ہے کہ احمدی خواتین نے اس رقم کو مطلوبہ رقم کے قریب قریب پہونچا دیا ہے۔امید ہے کہ وہ جلد اس کو پورا کر دیں گے[2]۔

اس عالی شان مسجد کے تعمیری منصوبہ کی مزید تفصیل محکمہ تعمیرات سے ملنے والے نقشوں سے بھی معلوم ہوئی ہے جس کے مطابق یہ کمپلیکس دو حصوں پر مشتمل تھا، مسجد والے حصہ کی عمارت دو منزلہ تھی جس کی اونچائی میٹر تھی۔اس میں سے دوسری منزل پر مسجد تعمیر ہونا تھی جہاں پر عورتوں کے لیے نماز پڑھنے کے لئے علیحدہ جگہ مختص کی گئی تھی۔اس میں ایک بڑا اور دو چھوٹے محراب بھی نقشہ میں دکھائے گئے تھے جبکہ مسجد کے مینارے 60 میٹر اونچے تعمیر کیے جانے تھے۔اسی حصہ کی نیچے والی منزل کو رہائشی مقاصد کے لیے مختص کیا گیا تھا۔کمپلیکس کا دوسرا حصہ مسجد کے پہلو میں طلباء کے لئے تعمیر کیے جانے والے چار منزلہ ہوسٹل پر مشتمل تھا۔اس کا اصل خاکہ جو کہ مسجد کے آرکیٹیکٹ نے تیار کیا تھا Vossiche Zeitung کے ضمیمہ Zeitbilder میں مورخہ 26.08.1923 کو شائع ہوا تھا۔اس کی نقل دفتر تاریخ کمیٹی جرمنی میں بھی موجود ہے۔

اس وقت جبکہ برلن میں جماعت کی تعداد بھی بہت کم تھی اس دور میں اس قدر عظیم الشان کمپلیکس کی تعمیر کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

مولوی مبارک علی صاحب نے ایک خط بھیجا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ فنِ تعمیر کے ایک ماہر نے مسجد بنانے کے لئے سوا دو لاکھ روپے کا اندازہ لگایا تھا کیونکہ اس نے خیال کیا کہ جس قوم نے ہمارے ملک میں مسجد بنانے کا ادارہ کیا ہے وہ کوئی بڑی مالدار قوم ہوگی۔لیکن مولوی صاحب نے اسے کہا کہ اتنا روپیہ ہمارے پاس نہیں تو پھر اس نے پچاس ہزار روپیہ کا اندازہ لگایا۔پانچ ہزار کی زمین اور 45 ہزار عمارت پر خرچ آئے گا۔کیونکہ اس کا نقطہ خیال یہ ہے کہ چونکہ یہ بڑا شہر ہے اور امراء کا شہر ہے اس واسطے اس میں بڑی عمارت چاہیے کہ جس کا لوگوں پر اثر ہو اور لوگ اس کی طرف توجہ کر سکیں۔معمولی عمارت کا ان لوگوں پر اثر نہیں ہوگا۔وہ تو پھر ویسے ہی ہے جیسے ایک پختہ مکان ہو۔اور پھر اس میں کوئی حصہ کچی اینٹوں کا ہو تو وہ معیوب معلوم ہوگا۔خیر اس کے اندازہ کے مطابق پچاس ہزار روپیہ سے مسجد کی عمارت قائم ہو سکتی ہے جو صرف مسجد ہی نہیں ہوگی بلکہ اس میں مبلغین کی رہائش کے لئے بھی مکان ہوگا۔یہ معاملہ میں تمام جماعت کی عورتوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔یہ زمانہ مقابلہ کا ہے ولایت میں تو عورتیں وکالت اور ڈاکٹر کے امتحان تک مردوں کا مقابلہ کرتی ہیں۔مردوں سے برابری بتانے کے لئے۔آگے خواہ وہ کام نہ کر سکیں۔خیر وہ تو اپنی عمر کو ضائع کرتی ہیں۔لیکن ہم کو بھی ایک نیک مقابلہ کرنا چاہیے۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اب عورتیں یورپ میں مسجد بنوائیں[3]۔

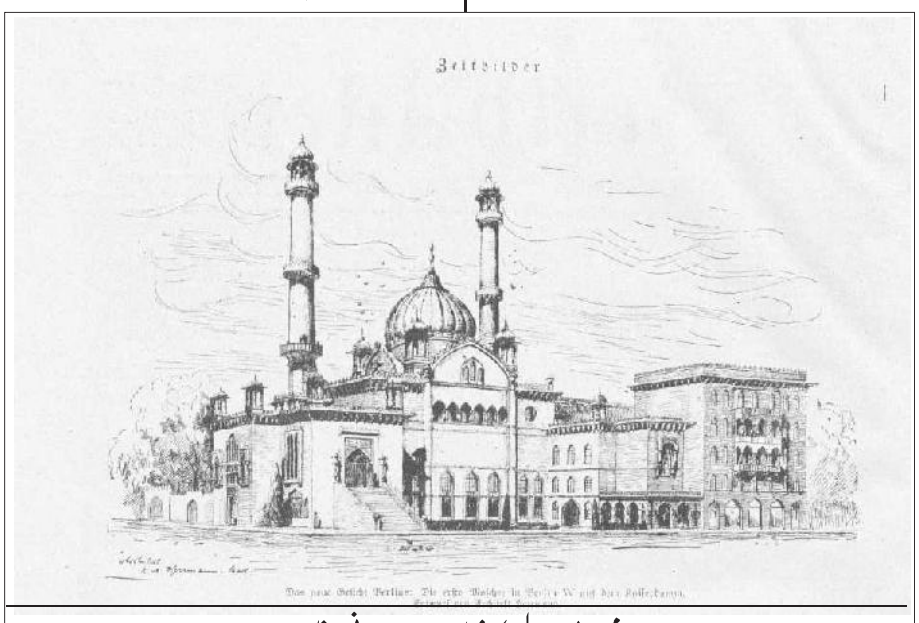

مجوزہ مسجد برلن کا خوبصورت بیرونی منظر

معاشی بحران

سنگ بنیاد کی تقریب کے ساتھ ہی مسجد کی عمارت کی تعمیر شروع ہوگئی اور باوجود اس کے کہ مزدوروں کی ہڑتال کی وجہ سے متعدد بار کام روکنا پڑتا، جلد ہی مسجد کی دیواریں 2,5 میٹر تک اونچی ہوگئیں۔جنگ عظیم اول کے بعد سارا یورپ ہی سنگین معاشی بحران سے گزر رہا تھا جس کے اثرات جرمنی میں بھی ظاہر ہوئے اور یہاں بھی معاشی بحران نے شدت اختیار کر لی جس کے نتیجہ میں hyper inflation نے جرمن کرنسی کی قیمت کو بہت زیادہ گرا دیا نتیجتاً احمدی خواتین کی عظیم قربانیوں سے جمع کے گئے ہندوستانی روپے کے مقابلہ پر جرمن کرنسی کی کوئی حیثیت ہی نہ رہی تو مسجد کی تعمیر کا کام جاری رکھنا ناممکن ہوگیا۔چنانچہ بادلِ نخواستہ اسے روکنا پڑا[4]۔

اس صورت حال کی اطلاع جب قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہنچی تو حضورؓ کی

---

[1] مطبوعہ اخبار احمدیہ جرمنی ستمبر 2015ء

[2] رسالہ تادیب النساء اپریل 1923ء صفحہ 22

[3] خطبہ جمعہ 24 نومبر 1922ء مطبوعہ الفضل 7 دسمبر 1922ء

[4] ڈائری مولوی مبارک علی صاحب 1923ء صفحہ 26

منظوری سے مجلس مشاورت 1924ء میں اس مسجد اور مشن کے مستقبل کے بارے میں تجاویز باقاعدہ زیر غور و بحث آئیں۔شوریٰ کی یہ کارروائی بھی ہدیہ قارئین ہے:

جرمنی کی مشکلات

جرمنی میں مشن اس لئے رکھا گیا تھا کہ اس کی حالت گری ہوئی ہے وہ لوگ توجہ کریں گے۔ دوسرے یہ کہ وہاں مشن رکھنے سے روس میں بھی تبلیغ ہو سکے گی۔ تیسرے یہ کہ سکہ کی قیمت اس قدر گر گئی تھی کہ 90 روپے میں مبلغ گزارہ کر سکتا تھا۔مگر اب حالات بدل گئے ہیں اور جو باتیں مدّنظر تھیں ان میں سے ایک بھی بات پوری نہ ہوئی۔ان لوگوں کو خدا کی طرف توجہ نہ ہوئی۔وجہ یہ کہ ان کی حالت اس حد سے گزر گئی ہے جہاں کہ خدا کی طرف توجہ ہو سکتی ہے۔پھر روس کے متعلق جو امید تھی وہ بھی پوری نہ ہو سکی کیونکہ جرمن اور روس کے تعلقات اچھے نہ رہے اور یہ مشکل پیش آئی کہ جب مسجد کے لئے سامان خرید لیا گیا تو ایسے سامان پیدا ہو گئے کہ حالت بدل گئی۔کاغذی روپیہ کو عملی طور پر منسوخ کر دیا گیا اور سکہ سونے کا جاری کر دیا۔اس وجہ سے دو تین سو گنا قیمت بڑھ گئی اور جو فائدہ پہنچ سکتا تھا ضائع ہو گیا۔اس وجہ سے بجائے 6 پونڈ کے کم از کم 25 پونڈ ماہوار ایک مبلغ کا خرچ ہو گیا اور ادھر مسجد کے لئے یہ دقّت پیش آئی کہ پہلے اندازہ تھا کہ 30 ہزار میں عظیم مسجد تیار ہو جائے گی۔مگر ان تغیّرات کی وجہ سے یہ اندازہ ہے کہ 15 لاکھ روپیہ لگے گا اور یہ ہم لگا نہیں سکتے۔اب اگر سامان رہے گا تو خراب ہو جائے گا۔ ان مشکلات کی وجہ سے دو صورتیں ہیں۔ایک یہ کہ جب تک خدا کوئی خاص سامان پیدا کر دے اسی طرح گرتے پڑتے کام جاری رکھیں۔(2) یہ کہ بیرونی ممالک کے کسی مشن کو بند کر دیا جائے اور دوسری جگہ کو مضبوط کر دیا جائے اور کام سکیڑ لیا جائے۔سب کمیٹی کو اس کے متعلق سکیم پیش کرنی چاہئے تھی۔مگر اس نے نہیں کی۔اب ان امور کے متعلق مشورہ دیا جائے۔

شیخ احمد اللہ صاحب نوشہرہ نے کہا کہ مشن اٹھانے کا اثر برا پڑے گا۔اس لئے سکیڑنا نہیں چاہیے۔سید ارتضی صاحب لکھنؤ نے کہا کہ درست ہے کہ کام بند نہیں کرنا چاہیے۔مگر سوال یہ ہے کہ طاقت کو بہترین طریق پر کس طرح خرچ کیا جا سکتا ہے۔

چوہدری محمد حسین صاحب ظفروال نے کہا کہ جرمن مشن کو بند کرنے سے ہماری عورتوں کی دل شکنی اور ہتک ہے۔جنہوں نے جرمن مسجد بنانے کے لئے روپیہ جمع کیا تھا حضور نے فرمایا اس کے متعلق عملی لحاظ سے غور کرنا چاہیے۔اب جو عمارت ہے وہ 6 لاکھ کی مالیت کی ہے جس کے لئے 9 لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔اس لئے یہ مدّنظر رکھنا چاہیے کہ کیا احمدی عورتیں ایک یا دو سال میں یہ رقم جمع کر سکتی ہیں۔اگر ان کا 30 ہزار سالانہ چندہ رکھا جائے تو 30 سال میں پورا ہو گا۔اور اتنے میں پہلی عمارت خراب ہو جائے گی۔ایسی صورت میں دیکھنا یہ ہے

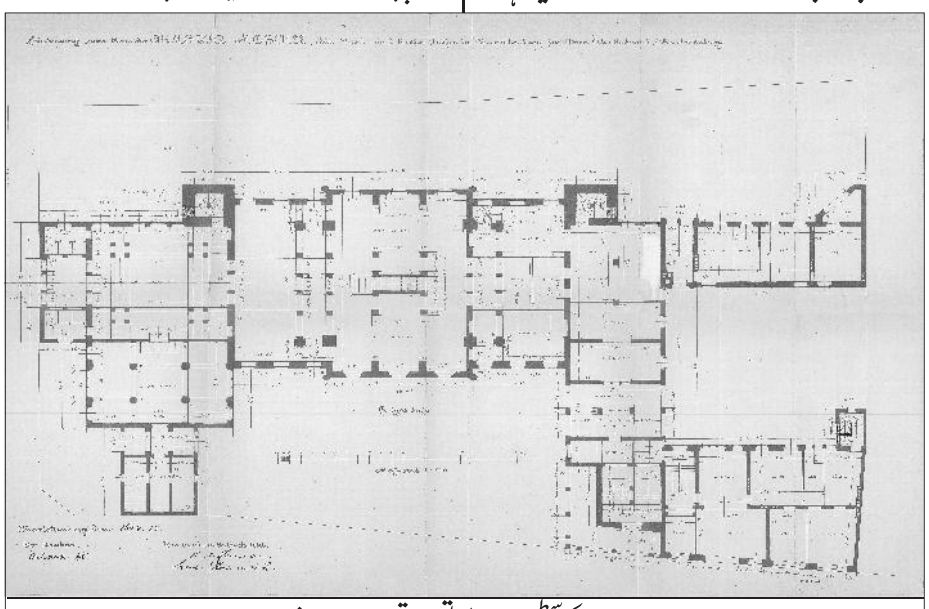

قطعہ زمین کی سطح پر مسجد کے تعمیراتی منصوبے کا نقشہ

کہ ہم اس کام کو کر سکتے ہیں یا نہیں۔آیا احمدی عورتیں 9 لاکھ جمع کر سکتی ہیں۔میرا تجربہ یہ ہے کہ اتنا تو مرد بھی نہیں کر سکتے۔عورتوں نے 80 ہزار روپیہ

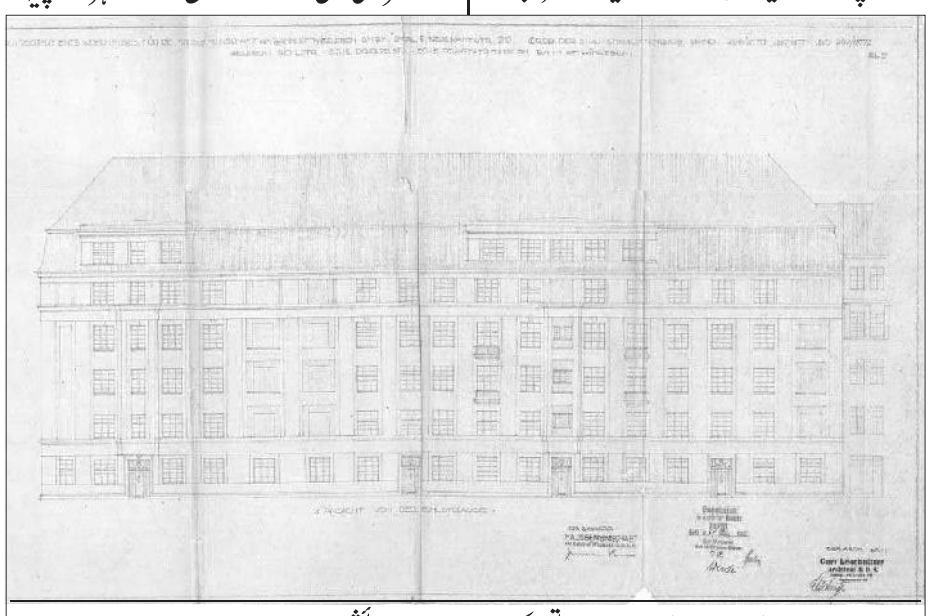

نیلامی کے بعد مسجد کے قطعہ زمین پر تعمیر کی جانے والی ایک رہائشی عمارت جواب تک موجود ہے

جمع کیا ہے۔مگر بیسیوں عورتیں ایسی ہیں کہ جنہوں نے سارا زیور دے دیا ہے اور پہلے جنہوں نے 100-100 روپیہ چندہ دیا اب دس بیس بھی نہیں دے سکیں گی۔اس لئے نہیں کہ ان میں اخلاص نہیں بلکہ اس لئے کہ ان کے پاس اب ہے ہی نہیں۔ان میں خاص چندہ کی طاقت نہیں۔ہم قادیان میں اور اپنے گھر کا اندازہ کر کے کہہ سکتے ہیں کہ ان میں طاقت نہیں۔ہاں اگر باہر کی عورتوں میں طاقت ہے تو ہمارے لئے خوشی کی بات ہے۔ہم چندہ لینے کے لئے تیار ہیں۔اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ اب اس سوال کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے لیا جائے۔ پہلے احباب اس امر پر آراء دیں۔

جرمن مشن کی عمارت فروخت کر دی جائے یا انتظار کیا جائے:

(1) مسجد کے لئے جو عمارت تیار کرنی تھی اسے فروخت کر دیا جائے یا کسی بہتر صورت کا انتظار کیا جائے کہ عورتیں روپیہ جمع کر لیں یا جرمنی کی حالت بدل جائے۔ایک کمپنی نے کہا تھا کہ مل کر ہم عمارت کو مکمل کرتے ہیں۔کچھ کمرے مشن کے لئے رکھ لئے جائیں اور باقی کمپنی لے لے۔مگر وہ کمپنی قائم نہ رہی۔ممکن ہے کوئی اور کمپنی نکل آئے۔اس صورت میں مشن ضرور رکھنا پڑے گا اور فروخت کرنے سے 40-50 ہزار روپیہ ملے گا۔گو مالیّت 6 لاکھ کی ہے۔مگر اس کا کوئی خریدار نہیں۔ ان دونوں پہلوؤں کو مدّنظر رکھ کر رائے دی جائے۔

پہلے وہ دوست رائے دیں جو کہتے ہیں کہ انتظار کرنا چاہیے تا کہ کوئی صورت نکل آئے۔

115 آراء اور فروخت کرنے کی تائید میں صرف 8۔حضور نے فرمایا کثرتِ رائے سے متفق ہوں کہ اگر بن سکے تو بنائی جائے کیونکہ یہ احمدی عورتوں کی پہلی کوشش ہے۔

کیا تینوں مشنوں کو قائم رکھا جائے یا کسی ایک کو کم کر دیا جائے

اس کے بعد حضور نے اس امر پر رائے لی کہ کیا تینوں (انگلستان ،امریکہ ،جرمنی) مشنوں کو قائم رکھا جائے یا کسی کو کم کر کے دوسروں کو مضبوط کیا جائے۔تینوں کو قائم کرنے کی تائید میں 61 آراء ہوئیں اور کسی ایک کو کم کرنے کی تائید میں 65۔ حضور بھی کثرت رائے سے متفق ہوئے۔اس کے بعد حضور نے اس امر پر رائے لی کہ۔

تینوں مشنوں میں سے کس کو کم کیا جائے؟

تینوں میں سے کس کو کم کیا جائے۔ جرمن مشن کو کم کرنے کے متعلق 114 آراء۔اس پر حضور نے فرمایا میں بھی اس سے متفق ہوں کہ اگر مالی مشکلات سے کسی مشن کو کم کرنا پڑے تو جرمنی کو کم کیا جائے[1]۔

چنانچہ مجلس مشاورت میں ہونے والے اس فیصلہ کے بعد جرمن دار التبلیغ کو مناسب اور سازگار وقت کے انتظار میں سردست بند کر دیا گیا تاہم اس سے قبل مذکورہ معاشی بحران کے باعث تعمیر مسجد کا کام روکے جانے کے بعد اس جگہ پر جیسا کہ مجلس مشارت کی بحث میں بھی ذکر آیا ہے، ایک رہائشی بلڈنگ بنانے کا منصوبہ

Hausgemeinschaft

am Bahnhof Witzleben GmbH

نامی کمپنی کے ساتھ مل کر طے پایا تھا اور اس پر کام بھی شروع کر دیا گیا تھا۔اس کمپنی کے ساتھ ہونے والے معاہدہ کے مطابق اس عمارت کا ایک حصہ مشن ہاؤس کے لئے مختص کیا گیا تھا۔باقی عمارت appartments پر مشتمل ہونا تھی جنہیں کرایہ پر دینے کا پروگرام تھا۔غرض اس منصوبہ پر کام شروع کیا گیا۔ جب عمارت کا ڈھانچہ مکمل ہو گیا تو سرمائے کی کمی کی وجہ سے مذکورہ کمپنی کو بھی کام روکنا پڑا۔پھر یہ کمپنی انہی معاشی حالات کا شکار ہو کر دیوالیہ ہو گئی تو اس جگہ کی جبری نیلامی کر دی گئی۔ چنانچہ 20 مارچ 1926ء کو Vossiche Zeitung میں اعلان شائع ہوا کہ 15 اور 17 جون 1926ء کو 30:10 بجے اس زمین کی نیلامی ہوگی[2]۔ اِس نیلامی میں Charlottenburger Baugenossenschaft GmbH نے یہ تمام جگہ خرید لی اور رُکے ہوئے عمارتی کام کو مکمل کیا[3]۔اب بھی مسجد کی اس جگہ پر اسی کمپنی کے appartments موجود ہیں۔جنوری 1927ء میں جرمن وزارت انصاف کے اِستفسار پر برلن کی مقامی عدالت نے یہ اطلاع دی کہ یہ زمین 16 فروری 1923ء تا 17 جولائی 1926ء تک مولوی مبارک علی صاحب کی ملکیت میں رہی کیونکہ یہ زمین 1923ء میں مولوی صاحب موصوف کے نام پر ہی خریدی گئی تھی[4]۔اس مسجد کے لئے جمع کیا گیا چندہ لندن میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی احمدیہ مسجد فضل کے لیے خرچ ہوا[5]۔

مبلغین سلسلہ کی واپسی

مجلس مشاورت کے فیصلہ کی روشنی میں ملکی حالات کے باعث جرمن دار التبلیغ اپریل 1924ء میں بند ہو جانے کے بعد مرکز کی ہدایت کے مطابق مکرم مولوی مبارک علی صاحب تو اپنے وطن بنگال واپس تشریف لے گئے اور مکرم ملک غلام فرید صاحبؓ لندن چلے گئے[6]۔اپنے قیام جرمنی کے دوران جس مساعی جمیلہ کی ان بزرگان نے توفیق پائی، اس کا کسی قدر ذکر گزر چکا ہے۔اگلی قسط میں اس مساعی جمیلہ خصوصاً مکرم مبارک علی صاحب کے روابط کا کسی قدر تفصیل سے تذکرہ ہوگا، انشاءاللہ العزیز۔

بہت سی روکیں پیدا ہوں گی مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا..... اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔سوائے سُننے والو! اِن باتوں کو یاد رکھو۔ اور اِن پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ 22)

---

[1] رپورٹ مشاورت 1924ء صفحہ 56-53

[2] Vossiche Zeitung 20.03.1926, S.8

[3] Geschftsbericht der Charlottenburger Baugesellschaft für das Jahr 1926

[4] Landgerichts III in Berlin vom 31. 01. 1927 1. XV.15/A.10051.3

[5] الفضل قادیان 23 اکتوبر 1924ء صفحہ اول

[6] نوشتہ مولوی عبدالرحیم نیر صاحبؓ محررہ 2 مئی 1924ء مطبوعہ الفضل قادیان 8 جولائی 1924ء صفحہ 2 و تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 411,412 جدید ایڈیشن